119955 ـ مسلمانوں کے فقر کا سبب کثرت نسل ہے جیسا قول کہنے والے کا حکم

سوال

اگر کوئی شخص یہ بات کہے کہ:

" مسلمانوں کے فقر اور کمزوری اور اس دور میں ان کے پیچھے رہنے کا سبب کثرت نسل ہے، اس لیے مسلمان ترقی نہیں کر سکے، ایسا اعتقاد رکھنے والے شخص کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہماری رائے تو یہی ہے کہ اس کا یہ قول اور رائے غلط ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی ہی روزی میں فراوانی کرنے والا ہے وہ جسے چاہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جسے چاہے کم دیتاہے، روزی میں کمی کا سبب اور علت کثرت نسل اور افراد نہیں، کیونکہ زمین میں جو بھی چلنے پھرنے اور رینگنے والی چیز ہے ا سکا رزق اللہ کے ذمہ ہے، لیکن اللہ سبحانہ و تعالی اپنی حکمت سے جسےچاہتا ہے اسے عطا کرتاہے، اور جسے چاہتا ہے نہیں دیتا.

ایسا عقیدہ رکھنے والے کو میری نصیحت ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے اس باطل اعتقاد کو چھوڑ دے، اور یہ علم میں رکھے کہ دنیا جتنی بھی بڑھ جائے اور اگر اللہ چاہے تو ان کے لیے روزی کھول دے، لیکن اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

اور اگر اللہ تعالی اپنے بندوں کے لیے روزی کشادہ کر دے تو وہ زمین میں فساد کرنے لگیں، لیکن اللہ تعالی جتنی چاہتا ہے اسی کےمطابق روزی اتارتا ہے، یقینا وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے الشوری (27).

فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ.

دیکھیں: فتاوی علماء البلد الحرام صفحہ (1084).

بلاشك نسل کی تحدید یا کم کرنا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے متصادم ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں تمہارے

ساتھ امتوں پر فخر کرونگا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح کہا ہے.

اس لیے جو نسل میں کمی کرنے کی کوشش کرتا اور اس کی دعوت دیتا ہے وہ چاہتا ہے کہ روز قیامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیروکاروں کی کثرت ہونے کے ساتھ باقی انبیاء پر فخر نہ کریں.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے تو ساری مخلوق کی روزی کی ضمانت لیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور زمین میں چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالی پر ہیں ھود (6).

چنانچہ افراد کی کثرت کے خلاف باتیں کرنا - چاہے یہ مانع حمل ادویات کی ترویج یا پھر حمل ساقط کرانے یا کسی اور طریقہ سے ہو - اور یہ اعتقاد رکھنا کہ انسانوں کی تعداد زیادہ ہونے کی بنا پر ضروریات پوری نہیں ہونگی، اور بشری مصلحت یہی تقاضا کرتی ہے کہ انسانوں کی تعداد میں کمی کی جائے اور نسل کم رکھی جائے.

یہ چیز تو اللہ کی ربوبیت اور مخلوق کے لیے وسعت رزق کا انکار ہے، اور یہ بالکل اسی اعتقاد کی طرح ہے جو مشرك رکھتے تھے، جو اپنی اولاد فقر و فاقہ کے ڈر سے قتل کر دیا کرتے تھے اسی کے متعلق اللہ کا فرمان ہے:

اور تم اپنی اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل مت کرو، تمہیں اور انہیں رزق ہم ہی دیتے ہیں الانعام (151).

اور ایك مقام پر ارشاد فرمایا:

اور تم اپنی اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل مت کرو، انہیں اور تمہیں رزق ہم ہی دیتی ہیں، یقینا ان کا قتل بہت بڑی غلطی ہے الاسراء (31).

کثرت امت اللہ کی نعمتوں میں سے ایك نعمت ہے جس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور اللہ وحدہ لا شریك ہی کی عبادت کرنی چاہیے، اسی لیے اللہ کے نبی شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی کچھ نعمتین یاد دلاتے ہوئے فرمایا تھا:

اور یاد کرو جب تم قلیل تعداد میں تھے تو اللہ نے تمہیں زیادہ کر دیا الاعراف (86).

اور پھر کثرت امت تو امت کی عزت اور دشمن کے خلاف مدد کا باعث بنتی ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے نبی اسرائیل کے متعلق فرمایا ہے:

پھر ہم نے ان پر تمہارا غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں بڑے جتھے والا بنایا بنی اسرائیل (6).

مصر كے متعلق مستقلى سرچ كے متعلق ڈاكٹر محمد سيد غلاب كہتے ہيں:

" كثرت سكان كبھی بھی بوجھ نہيں رہا، اور نہ ہی يہ اسے آئندہ صدى ميں بوجھ شمار كرنا صحيح ہو گا؛ كيونكہ يہی كثرت ہے جس نے مصر كو ہر دور ميں ترقی دی "

اور ايك دوسرى سرچ ميں ڈاكٹر مصطفى فقی مصر ميں اہم ترين اسباب و عوامل كی طرف اشارہ كرتے ہوئے كہتے ہيں كہ:

" مصر ثروت بشرى كا خزانہ ہے "

اور اقتصادى امور كے ماہر استاد خورشيد احمد كہتے ہيں:

" مستقبل ميں ان ممالك كو ہی قوت و غلبہ حاصل ہو گا جن كے شہريوں كی تعداد زيادہ ہو گی، اور فی وقت ذاتہ وہ فنی علوم سے مزين ہونگے، اس ليے يورپ والوں كے ليے اپنی قيادت و سيادت كو بچانے كے ليے كوئى اور چيز نہيں بچی الا يہ كہ وہ ايشيا اور افريقی ممالك ميں نسل كم كرنے كا نعرہ بلند كريں اور اس كی ترويج كريں، اور مانع حمل ادويات استعمال كرائيں.

اسی بنا پر يورپی ممالك آج اپنے ممالك ميں كثرت نسل پر كام كر رہے كہ ان كے ممالك ميں تعداد زيادہ ہو جائے، ليكن اسی وقت وہ ايشيا اور افريقی ممالك ميں ايسے اسلوب اور ذرائع استعمال كرنے كی كوشش ميں ہيں جس سے ان ممالك كے رہائشيوں كی تعداد كم ہو سكے.

اور ان كا يہ بھی كہنا ہے كہ:

استاد " اورجنسكى " جو كہ ايك امريكی مفكر ہے نے بہت سچی بات كہہ ڈالی كہ: اور مستقبل ميں قوت وطاقت اس كے پاس زيادہ ہو گی جس كے افراد كی تعداد زيادہ ہے "

اور وہ يہ بھی كہتے ہيں:

" تاريخ كا علم حاصل كرنے والے طالب علم پر يہ مخفی نہيں كہ:

ملك كے رہائشيوں كی تعداد كی سياسی طور پر جزرى اہميت ركھتی ہے، اس ليے ہر معاشرے يا عالمی طاقت نے

اپنے اہتمامات تعمیری اور انشائی دور میں افراد کی کثرت میں کی ہے، اور اسی لیے معروف مؤرخ استاد " ویل ڈیورنٹ " کثرت سکان کو شہری ترقی کے اہم اسباب میں شمار کرتا ہے، اور استاد " آرنلڈ ٹوبینی " نے بھی اس کو اساسی رد قرار دیا ہے جو انسانیت کی ترقی کے خلاف ہوں.

حتی کہ بات کو غلط نہ سمجھ لیا جائے صرف اکیلا کثرت سکان ہی کسی قوم کی ترقی اور دشمن پر غلبہ کی ضامن نہیں بلکہ یہ ایک رئیسی سبب ہے، لیکن اکیلا یہی سبب نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ قوی تعلیم اور صحیح تربیت، اور معاشرے میں امن و امان ہونا، اور خرابیوں اور فساد کے خلاف جنگ کا ہونا بھی ضروری ہے.

لیکن اس سب سے قبل ایمان اور تقوی کا ہونا ضروری اور اساسی چیز ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر بستیوں والے ایمان لے آئیں اور تقوی اختیار کریں تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتیں کھول دیں، لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کے اعمال کی بنا پر پکڑ لیا الاعراف (96).

مسلمانوں کی کثرت تعداد کی وجہ سے دشمنان اسلام کی چیخیں اور آوازیں زیادہ بلند ہو گئی ہیں، کیونکہ مسلمانوں کی کثرت ان کے لیے خطرے کا باعث ہے.

کتاب " مشرق وسطی میں جغرافی تبدیلیاں " جس کے مؤلف پروفیسر ارنن سوفر ہیں میں لکھا ہے یہ کتاب یہودی ملک میں پڑھائی جاتی ہے، اور خاص ادارون کے لیے یہ مرجع شمار ہوتا ہے، اس کو لکھنے والے کی رائے ہے کہ مصر میں آبادی کی کثرت اسرائیل کے لیے بڑی پریشان کن ہے، کیونکہ وہ ایک طاقتور لشکر بنانے کی طاقت رکھتا ہے.

اور اخبار ڈیلی ٹیلی گراف (9 / 1 / 1988) کے اخبار میں ایک کالم " متوسط حوض میں کثرت انسانی وقتی بم " کے نام سے ایک کالم چھپا ہے، جس میں کالم نگار نے اس قضیہ کے متعلق بحث کی ہے جس نے یورپ کی نیند حرام کر دی ہے، وہ مسئلہ یہ ہے کہ بحر ابیض متوسط کے مشرق اور جنوب میں واقع بڑے ممالک کی آبادی کی کثرت، اور بحر ابیض کے شمال میں واقع ممالک میں آبادی کی کمی اس کالم میں اقوام متحدہ نے ماحول کے متعلق پروگرام کی رپورٹ نقل کی ہے کہ:

" کہ پچاس کی دہائی میں بحر ابیض متوسط کے دو تہائی رہائشی یورپی لوگ تھے جو جبل طارق سے لیکر بوسفور کے علاقے تک پھیلے ہوئے تھے، لیکن (2025) کے سال میں یہ صورت حال اس کے برعکس ہو جائیگی کیونکہ بحر ابیض متوسط اگر عربی نہیں تو اسلامی ضرور بن جائیگا.

یہ کالم اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص مسلمانوں کے مابین نسل محدود کرنے، اور

آبادی زیادہ نہ کرنے کی بات کرتا اور ترغیب دلاتا ہے، اور اس کے لیے کئی قسم کے نعرے بلند کرتا کہ: خاندان کو منظم کریں، اور معاشرے کی تنظیم ہونی چاہیے، اور خاندانی پلاننگ وغیرہ نعرے لگاتا ہے ہم اسے کہتے ہیں کہ جو اس کی ترغیب دلاتے ہیں وہ دشمنان اسلام کی خدمت کر رہے ہیں، اور دشمنان اسلام کی مصلحت کی خاطر کام کر رہے ہیں چاہیں وہ اس کو جانیں یا نہ جانیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نسل محدود کرنے کا قول ایسا قول ہے کہ اس میں کوئی شك نہیں یہ چیز مسلمانوں کے دشمنوں کی جانب سے داخل کردہ ہے، جو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ نہ ہو؛ کیونکہ جب مسلمان زیادہ ہو جائینگے تو کافروں کے لیے رعب کا باعث ہونگے، اور یہ مسلمان کافروں سے بےپرواہ ہو کر سب کچھ خود کرنے لگیں گے، زمین کی کاشت کرینگے، اور تجارت میں مشغول ہونگے، اس طرح وہ اقتصادی طور پر بلند ہو جائینگے، اور باقی مصالح بھی پورے کر لیں گے اور کافروں کی انہیں ضرورت ہی نہیں رہےگی.

لیکن جب مسلمانوں کی تعداد کم ہو گی تو وہ ذلیل ہو کر دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں گے، اور ہر چیز میں دوسروں کے محتاج رہیں گے " انتہی

دیکھیں: تفسیر سورۃ البقرۃ (2 / 88).

اور آخر میں ہم صرف اتنا کہنا چاہیں گے کہ نظام اور بڑھوتی اور قوانین کی صحیح پلاننگ کے ساتھ نسل اور آبادی کی کثرت کے محتاج ہیں ہمیں اس کی ضرورت ہے، اور اس میں ہمیں جدید علوم سے استفادہ کرنا چاہیے.

مزید فائدہ کے لیے مودودی کی کتاب حرکۃ تحدید النسل (178 - 168) اور میگزین "البیان عدد نمبر (11) (107 - 191) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.